ترجمان

پندرہ روزہ

دہلی

جلد ۴۰ } مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۲ء مطابق ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ { شمارہ ۱۷

غبارِ راہ

دعائیں ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں۔ مگر انھیں کو

پہنچاتی ہیں، جو عزم و ہمت رکھتے ہیں۔

بے ہمتوں کے لئے ترک عمل اور تعطل قویٰ

کا حیلہ بن جاتی ہیں۔

(ابوالکلام آزاد)

بدل اشتراک ------- پندرہ روپے/15

ممالک غیر سے -------- پانچ پونڈ دس ڈالر

D(D-N) 712

درس حدیث

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ عن الہجرۃ فقال ویحک ان الہجرۃ شأنہا شدید فہل لک من ابل؟ قال نعم قال فتعطی صدقتہا؟ قال نعم قال فہل تمنح منہا شیئاً؟ قال نعم قال فتحلبہا یوم وردہا؟ قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئاً۔

(رواہ الشیخان واللفظ للبخاری)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر ہجرت کے بارے میں سوال کیا [illegible] (بخاری)

[illegible]

[illegible]

درس قرآن

[illegible]

(البقرۃ [illegible])

[illegible]

(التوبۃ - ۱۹)

[illegible]

عالم عقبیٰ چھپ گئی

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی محتاج تعارف نہیں ہیں دینی موضوعات پر آپ کی تصانیف عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہیں۔

عالم عقبیٰ بھی آپ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب ہندوستان میں بھی اب چھپ کر تیار ہوئی ہے۔ اس کتاب میں برزخ، بعث، حشر، نشر، قیامت، میزان، صراط، احوال محشر، مسئلہ شفاعت، زندگی کا حساب، جنت اور دوزخ کے حالات، کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

فوٹو آفسیٹ طباعت، بہترین تین رنگا پلاسٹک کور جلد، [illegible] بذریعہ جوابی خط روانہ فرما کر مزید معلومات فرمائیں۔ تاجر صاحبان کے لئے خصوصی رعایت۔ قیمت [illegible]

صحیح بخاری شریف مترجم اردو۔ الحمدللہ بخاری شریف مترجم اردو کے تیس پارے تیار ہیں جن حضرات کے سیٹ ادھورے ہیں وہ پارے منگا کر سیٹ مکمل کر لیں۔

ادارہ نور الایمان ۱۲۱ [illegible] اجمیری گیٹ دہلی

معذرت

ناظرین [illegible] گذشتہ [illegible] برسات کی وجہ سے بہت سارے اطلاعات و مضامین [illegible] ہو چکے ہیں لہذا ادارہ ان کی اشاعت نہ کرنے کی معذرت کرتا ہے

منیجر ترجمان

پندرہ روزہ

ترجمان

دہلی

جلد ۴ | مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۴ء | شمارہ ۱۷

اسلامی ضابطۂ حیات

ہم اس سے استفادہ کر سکتے ہیں

اسلامی ضابطہ حیات میں جہاں جود و کرم، لطف و عنایات، معافی و درگزر اور عفو و رحم پر زور دیا گیا ہے، وہاں جرائم کے معاملہ میں سختی بھی ہے۔ حکم ہے جو شخص چوری کرتا ہے اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ جو زنا کا مرتکب ہوتا ہے اس کو سنگسار کر دو، اسے کوڑے لگاؤ۔ بظاہر یہ سزائیں بہت سخت معلوم ہوتی ہیں۔ بہت سے معترضین تو انہیں وحشیانہ سزائیں قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ موجودہ معاشرہ میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

لیکن یہ ایک سطحی جائزہ ہے۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ سخت سزائیں ہی ہیں جو دوسرے لوگوں کو جرائم سے باز رکھتی ہیں۔ اس کا عملی نظارہ حجاز مقدس و سعودی عرب میں دیکھنے کو ملے گا، جہاں چوری اور حرام کاری جیسی لعنتوں کا بالکل خاتمہ ہو چکا ہے۔ جبکہ دوسرے مقامات پر ان جرائم نے عوام کی زندگی تلخ کر کے رکھ دی ہے۔ خود ہمارے ہندوستان میں زناکاری کس حد تک بڑھ گئی ہے۔ اس بات سے ظاہر ہے کہ حکومت قانون پر نظرثانی کرنے کے لئے مجبور ہو گئی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ نرم سزائیں ہی جرم کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوتی ہیں۔ آج اگر ہمیں ملک کے طول و عرض میں جرائم بڑھتے نظر آتے ہیں، اور کوئی شخص بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا تو اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ مجرموں کو ان کے کئے کی سزا نہیں ملتی۔ قانونی ضابطے نرم اور طول طویل ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ جرائم کی بھرمار ہے، چوری، قتل، ڈکیتی اور لوٹ مار کی وارداتیں عام ہوتی ہیں۔

پچھلے دنوں بھاگلپور میں جو کچھ پیش آیا ہے اس سے ہمارے قول کی تائید ہوتی ہے۔ وہاں پولیس نے وہی کیا ہے کہ جب اس نے کچھ بدکردار اور عادی جرائم پیشہ اشخاص کو اندھا کر دیا تو پورے ضلع میں امن و سکون ہو گیا۔ اور خوف و دہشت کی جو فضا پائی جاتی تھی وہ ختم ہو گئی۔ پولیس کے اس اقدام کی حمایت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جو پولیس کی حمایت میں ہوا اور اس میں تمام شہری اور پولیس بھائی بھائی کے نعرے لگائے گئے۔

پولیس نے جو کچھ کیا اس کی کوئی بھی حمایت نہیں کر سکتا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس نے سنگدلی کا مظاہرہ کیا۔ کسی شخص کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو بینائی سے محروم کرنا بڑا ظلم ہے کہ اس نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا لیکن بھاگلپور کا یہ واقعہ ہمارے قانون دانوں کو ضابطۂ تعزیرات پر نظرثانی کی دعوت ضرور دیتا ہے۔ اگر ہم واقعہ کی گہرائی میں جائیں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جن بیس مجرموں کو پولیس نے اندھا کیا وہ ایسے عادی مجرم تھے جن کی سماج دشمن حرکتوں سے پولیس ہی نہیں بلکہ عوام بھی تنگ آ گئے ہوں گے۔ پولیس نے انہیں گرفتار کیا ہوگا، یہ یقینی تھا کہ وہ قانون کی نرمی کا فائدہ اٹھا کر جلد ہی بری ہو جائیں گے۔ یا انہیں اتنی کم سزا ملے گی کہ وہ جیل سے چھوٹ کر دوبارہ مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو جائیں گے۔ اور یہ علاقہ پھر سے جرائم کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ چنانچہ اس نے ان بیس مجرموں سے نجات حاصل کرنے کا واحد راستہ تلاش کیا کہ ان سب کو اندھا کر دیا۔

اگر سخت قوانین پہلے سے موجود ہوتے اور ان کو عبرتناک سزائیں مل سکتیں تو یقیناً پولیس کو اپنے طور کوئی بے رحمانہ قدم اٹھانے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ بھاگلپور کا ایک واقعہ تو ہمارے سامنے آ گیا لیکن ایسے بہت سے واقعات ہیں جو ہمارے سامنے نہیں آتے۔ حالیہ فرقہ وارانہ فسادات میں بھی اس کا بڑا ... اس کی اصل وجہ قانون اور ضابطہ کی کمزوری ہے۔ قانون اور ضابطہ کا اطلاق اگر سب پر یکساں ہو اور سب کو انصاف ملے تو جرائم پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے اور پولیس کی بے راہ روی بھی دور

ہو سکتی ہے۔ شریعت اسلامیہ کے تحت ضابطوں کا مقصد یہی ہے کہ ایک طرف سماج صاف ستھرا ہو اور دوسری طرف قانون کے محافظ بھی ایسے ہوں جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی مٹی پلید نہ کریں۔ نظام شریعت کی بہت سی باتیں ہم نے قبول کر لی ہیں، مثلاً طلاق اور وراثت کے قانونی ضابطے۔ ... بھی ہم استفادہ کر سکتے ہیں۔ اگر کبھی ایسا ہوا تو سماجی بگاڑ کی اصلاح میں بڑی مدد ملے گی۔

(...)

دارالحدیث رحمانیہ کی اپیل

برادران اسلام، کفر و شرک کے اس پرفریب دور میں جبکہ دین و مذہب کا سفینہ کفر و ضلالت کے جزر و مد میں ہچکولے کھا رہا ہے۔

الحمد للہ، آپ کا محبوب ادارہ دارالحدیث رحمانیہ، ابوالفضل انکلیو، اوکھلا، دہلی زیر انتظام مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند دوبارہ اپنے سابقہ روایات کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی دعوت میں سرگرم عمل ہے۔

یہ ادارہ بفضلہ تعالیٰ تعمیر کے کام میں مصروف ہے۔

ہمدردان ملت اور اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنے چرم قربانی اور دیگر عطیات، عشر، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات و امداد کے ذریعہ اس ادارہ کے دست و بازو کو مضبوط کریں اور مذکورہ ادارہ کی تعمیر میں حصہ لیکر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔

الداعیان الی الخیر: جملہ اراکین مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند

ترسیل زر کا پتہ: ڈاکٹر یوسف، ۱۳ پریس سٹریٹ

صدر بازار دہلی ۶

یاد رکھیے!

پندرہ روزہ اخبار "ترجمان"

آپ کو جماعتی خبریں بہم پہنچاتا ہے۔ ترجمان مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کا واحد اخبار ہے۔ اولین فرصت میں آپ بھی خریدار بنیے، اپنے عزیزوں اور احباب کو خریدار بنائیے۔

زرتعاون صرف پندرہ روپے منی آرڈر بھیجکر خریداری قبول فرمائیں۔

منیجر پندرہ روزہ ترجمان پوسٹ بکس ۳۰۶ دہلی ۱۱۰۰۰۶

اسلامی تعلیمات اور علوم جدیدہ

انوار احمد بن ابو الحسن د ... [illegible]

سوال ... اس سوال پر بحث ہوتی چلی آرہی ہے ... [illegible] ... موضوع بحث رہے ہیں۔

... [illegible] ... اسلام ... ہے ... [illegible] ... جیسے جغرافیہ، ریاضی، سائنس وغیرہ۔

اس لئے غور و فکر کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ اسلام ایک زندہ جاوید مذہب ہے، وہ ایک ایسا پروگرام ہے جو ملت کو روحانی بالیدگی کے ساتھ ساتھ مادی ترقی اور سربلندی بھی عطا کرتا ہے۔ وہ قوموں میں ایک ... پیدا کرتا ہے۔ اسلام کو تمام مذاہب پر ... [illegible] ... معاشرتی ... [illegible] ... ترقی ... [illegible]

ہمارے نزدیک اس طریقے کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں کہ ہم علوم کو ... [illegible] ... کے واسطے ... اور ... علوم کے متعلق یہ خیال رکھیں ... [illegible] ... کے مقام پر ... حاصل کریں ... [illegible]

اسلام کی بنیادی چیزیں مثلاً نماز، روزہ جیسے امور ... عبادات ہیں، ان کا مقصد بھی سب سے پہلے نفوس انسانی کی تہذیب، اخلاق کی اصلاح اور ... میں فلاح و بہبودی پیدا کرتا ہے۔

جیسا ... سے ... اخلاقی اصلاح و ... اجتماعی زندگی درست ... نوع انسانی کی بہبودی اور آپس میں تعاون کی ... پیدا ہو ... [illegible] ... مخصوص ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر

یعنی فحشاء اور منکرات جن سے نماز روکتی ہے ... معاملات ہی کے اندر ... ہوتے ہیں۔

بہرحال جب انسانی معاشرت کی اصلاح اور ملت کی ترقی اور سربلندی اسلامی تعلیمات اور اس کے احکام و عبادات کا اہم ترین مقصد ہے تو کیا ہمارے لئے جائز ہو سکتا ہے کہ ہم دینی اور دنیوی علوم میں فرق پیدا کریں ... [illegible] ... زندگی کی سربلندی ہوتی ہے ... [illegible] ... کیا اسلام ... [illegible] ... تقاضوں سے ... [illegible] ... اور قطعاً نہیں! اللہ تعالیٰ نے ... امت کے متعلق ارشاد فرمایا:

خیر امۃ اخرجت للناس (بہترین امت جو لوگوں کے لئے وجود میں لائی گئی)

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ... [illegible] ... انبیاء کے ... [illegible] ... ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے ... [illegible]

پھر کیا کوئی ذی ہوش اور صاحب عقل یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ ایک ایسی امت اور ایک ایسی جماعت جو ... اپنے معاشی تقاضوں سے ناواقف اور فراہمی معیشت سے نابلد اور ان علوم و فنون سے بے بہرہ ہو جن کو حاصل کر کے دوسری قومیں ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہیں ... [illegible]

... [illegible] ... ایسے تمام علوم جو قوم کی معاشیات کے لئے ... [illegible] ... اسلام ... [illegible] ... کے سامنے موجود ... ہے۔

پورے عالم میں ... ہے۔ ہرگز نہیں! اسلام خود ان کے حصول کے ذرائع متعین کرتا ہے اور نئی نئی راہیں نکال کر ان میں آسانیاں پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

الفت و مواخات و مساوات کے پیامی صلی اللہ علیہ وسلم

کھجوروں کے چھپّر کے حجرے کا باشی
شہنشاہ کون و مکاں اور پھر بھی
ضلالت زدہ نوع انساں کے غم میں
خدا کے گنہگار بندوں کی خاطر
پڑا حق پہ جب بھی کٹھن وقت کوئی
رہا کارزار حنین و بدر میں
قرآنی گواہ ہے ایماں کی کیسی
حقیقی مساوات اگر دیکھنی ہے
مواخات کی بزم آراستہ ہے
ابوبکر و عثمان کے پہلو بہ پہلو
مقام حبیب و بلال اللہ اللہ
زمانے کی فطرت کو جس نے سنوارا
جو ٹوٹے دلوں کا تھا تنہا سہارا

چٹائی پہ راتیں بسر کرنے والا
سر ان جو پہ گذر کرنے والا
مصلّے کو اشکوں سے تر کرنے والا
دعاؤں میں رو رو کر سحر کرنے والا
وہ نکلا مہاجر کا سالار بن کر
کھڑا استقامت کی دیوار بن کر
اٹھا تو اشدّ حق کی تلوار بن کر
تو آؤ محمدؐ کا دربار دیکھو
وہ دیکھو مہاجر وہ انصار دیکھو
وہ بیٹھے ہیں خباب و عمار دیکھو
غلاموں کو مخدوم و سردار دیکھو
ہزاروں سلام اس مقدس نبیؐ پر
ہزاروں سلام اس مقدس نبیؐ پر

عقیدت میں ہے جس کے سرشار عارف
ہزاروں سلام اس مقدس نبیؐ پر

مرسلہ:- عارف سراجی

مولانا قمر مبارکپوری کو صدمہ

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۸۵ء بروز ... مولانا قمر مبارکپوری صاحب کے والد محترم حاجی محمد یعقوب صاحب اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔
مرحوم کی نماز جنازہ ... اگست کو ... شاہی قبرستان واقع ... حسین آباد میں ادا کی گئی۔ ادا شیخ ... مولانا عبداللہ صاحب رحمانی نے امامت فرمائی۔ ناظرین ترجمان سے گذارش ہے کہ مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔

شریک غم

قاضی ... احمد مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یو پی)

اعلان گمشدگی!

میرا بیٹا سید مدثر عمر ۱۰ سال قد درمیانہ رنگ سانولا گھنگرالے بال چہرہ ... ناک ... جوکہ ... اردو کنڑ ... پڑھنا لکھنا جانتا ہے تقریباً ایک سال سے گھر سے کہیں چلا گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے یا اس کا پتہ ہو تو مہربانی فرما کر حسب ذیل پتہ پر اطلاع کریں۔

Mohamooda Be
Misses Dowood Khan
Street IInd Coross
Door No. 2948/1 Lashker Mohalla Mysore City.

پہلی اسلامی درسگاہ

مسجد نبوی

وہ پہلی اسلامی درسگاہ ہے جہاں مسلمان فریضہ نماز ادا کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے، اور اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان صدق سے احکام الٰہی سنتے۔ اسی جگہ قرآن اور حدیث کی تعلیم و تربیت ہوتی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب حاصل کرنے کی رغبت دلاتے۔

من سلک طریقا یلتمس فیہ علما سلک اللّٰہ بہ طریقا الی الجنۃ وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات والارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب۔

جو شخص علم کی جستجو میں سفر کیا، اللہ نے اسے جنت کی راہ پر لگا دیتا ہے۔ اور عالم کے لئے زمین کی ہر چیز بخشش کی دعائیں کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کا درجہ عابد پر ایسا ہے جیسا کہ چودھویں کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے۔

عقبہ بن عامر الجہنی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب صفہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ تم میں سے کس کو یہ بات محبوب ہے کہ وہ صبح کے وقت بطحان یا عقیق کی وادی کو جائے اور وہاں سے دو عمدہ اور خوبصورت اونٹنیاں لائے جو اس نے صدق و امانت سے حاصل کی ہوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، یہ سب کو پسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی مسجد جا کر سیکھے۔ اس حال میں کہ وہ کتاب اللہ سے دو آیات سیکھے تو اس کی قدر دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیات سیکھنا تین اونٹنیوں سے افضل ہے اور چار آیات سیکھنا چار اونٹنیوں سے افضل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من دخل مسجدنا ھذا لیتعلم خیراً او لیعلمہ کان کالمجاہد فی سبیل اللّٰہ ومن دخلہ لغیر ذالک کان کالناظر الی ما لیس لہ

جو شخص ہماری اس مسجد میں داخل ہوا تاکہ کوئی بھلی بات سیکھے یا کوئی بھلائی سکھائے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور جو شخص اس کے علاوہ نیت رکھے وہ گویا اس سیکھنے والے کا تماشائی ہے کہ اس کے سامنے کوئی چیز نہیں۔

معلم کی شخصیت

اس سے واضح ہو کہ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا نظام خدا کا مقدس گھر ہوتا تھا۔ معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ حسن اخلاق کا پیکر اور علم و ادب کا خزانہ ہو۔ طلباء کے سامنے اس کی زندگی مثالی اور قابل نمونہ ہو۔ استاد کامل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی زندگی تھی۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ناگہاں ایک شخص سفید پوش سیاہ بالوں والا شخص آیا۔ جس پر نہ تو کوئی اثر سفر تھے اور نہ ہم میں سے اسے کوئی جانتا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے پھر پوچھا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کی خبر دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو، اور اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ یہ جواب سن کر اس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی تصدیق کی اور چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے پوچھا کہ اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا، خدا اور اس کے رسول کو علم ہے۔ حضور نے فرمایا، یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور تمہیں تمہارا دین سکھلانے آئے تھے۔

پس جبرئیل علیہ السلام کا صاف ستھرا لباس پہن کر آنا، اور بالوں کا گرد و غبار سے نظیف ہونا اور پھر نہایت ہی ادب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ جانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم و فراست سے جواب دینا اس حقیقت کو واضح کرتا ہے، کہ جو شخص لوگوں کی تعلیم و تربیت کرتا ہو، وہ ظاہری پاکیزہ اور پختہ کار ہوتا ہے، اس کا علم حقیقت یقینی پر مبنی ہو۔ نیز پتہ چلتا ہے کہ طالب علم کے لئے اپنے استاد کا ادب و احترام کس قدر ضروری ہے۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ عویمر بن قیس کے نام سے مشہور ہیں اور بعض عویمر بن ثعلبہ کہتے ہیں۔ وہ انصاری سب سے آخری اسلام قبول کرنے والے ہیں اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ ایک بت کی پوجا کیا کرتے تھے ایک دن ابن رواحہ اور محمد بن مسلمہ ان کے بت کدہ میں داخل ہوئے۔ اور ان کے بت کو توڑ دیا ابو درداء جب آئے تو بت کو شکستہ دیکھ کر بت سے مخاطب ہوئے

تیرا ستیاناس ہو کیا تو اپنے آپ کی حفاظت بھی نہ کرسکا؟ ابو درداء کی ماں نے کہا۔ یہ بات تو جب درست ہے جب یہ خود کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکے ابو درداء نے اسی وقت غسل کیا۔ نیا لباس پہنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوئے ابن رواحہؓ نے آتے ہوئے دیکھ لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابو درداء ہماری تلاش میں نکلا ہے۔ حضور نے فرمایا وہ اسلام قبول کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ اس لئے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے ابو درداء کے اسلام کا وعدہ فرمایا ہے۔

ابو درداء کا مشغلہ تجارت تھا۔ اسلام لانے کے بعد وہ اپنے اوقات دین سیکھنے اور کچھ تجارت میں صرف کرتے تھے۔ اس کے بعد وہ ہمہ تن علم دین کی جستجو میں منہمک ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن و حدیث صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے علم و عمل میں ابو درداء کی پیروی کی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابو درداء سے بڑا عالم نہ پایا حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ علم چار آدمیوں سے سیکھو، اور ان میں سے ایک ابو درداءؓ کا نام تھا۔

حضرت ابو درداء کا مدرسہ اور طریقہ تعلیم

علامہ ذہبی اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کو قرآن سناتے اور پھر خود مشق کرتے۔ آپ نے ہی مسجد دمشق میں اس سلسلے کو جاری کیا ہے۔

مسلم بن مشکم کہتے ہیں کہ ابو درداء نے ان سے فرمایا کہ ہماری درسگاہ کے طلباء کو شمار کرو، انہوں نے گنا تو معلوم ہوا کہ سولہ سو سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔ وہ طلباء خوب جی لگا کر پڑھتے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ دس دس طلباء کے گروپ ہوتے تھے۔ عصر کی نماز کے بعد ابو درداء قرآن کریم کا کچھ حصہ تلاوت فرماتے جس کو سب طلباء بڑے ذوق و شوق سے سنتے تھے۔

علامہ ذہبی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ حضرت ابو درداءؓ کے درس میں ہزاروں سے اوپر طلباء کا ہجوم رہتا تھا۔ دس طلباء کے ہر گروپ پر ایک نگران ہوتا تھا ابو درداء ہر ایک کا سبق کا جائزہ لیتے تھے اور درس سنتے جاتے تھے جب طلباء حضرت ابو درداء کے پاس پہنچتے تھے اور وہ اپنے اسباق استاد کے سامنے دہراتے تھے۔

حضرت لیث نے ایک شخص سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو درداء کو مسجد نبوی میں داخل ہوتے دیکھا اور آپ کے پیچھے شاگردوں کا اس قدر ہجوم تھا جیسا کہ کوئی بادشاہ ہے۔ ان طلباء میں سے کچھ دین کے فرائض سیکھنے آتے اور کچھ حدیث پڑھنے کے لئے۔ بعض شعر و ادب سے متعلق واقفیت حاصل کرتے اور بعض علم ریاضی سیکھتے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو درداءؓ کے مدرسہ میں تعلیم القرآن کے علاوہ دیگر علوم کی بھی تعلیم ہوتی تھی۔

حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں صحابہ کرام کا وفد شام بھیجا اس میں ابو درداء بھی تھے آپ شام میں قیام پذیر ہوئے۔ ایک طویل مدت تک جہاد میں رہا اور آپ نے دمشق ۳۲ھ میں وفات پائی۔

مسلم نے الاعمش سے روایت کی انہوں نے ابراہیم سے سنا اور ان کو حارث سے معلوم ہوا کہ انہوں نے قرآن علقمہ کو تین سال میں اور علقمہ کو دو سال میں سکھایا۔ یہاں وحی سے مراد خط و کتابت ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

پندرہ روزہ
ترجمان دہلی
کے خریداران سے
گزارش
بار بار گزارش کی گئی ہے
کہ ترجمان کے ایسے خریداران جو اپنی
ذمہ داری ہیں۔ وہ اپنے بقایاجات چندہ
جلد صاف کر دیں۔ اور اپنی خریداری
کی تجدید کرائیں۔ تاکہ اخبار ان کی
خدمت میں بھیجا جاتا رہے۔
امید ہے کہ
آپ بقایاجات کو جلد صاف
کر کے ادارہ ترجمان سے
تعاون فرمائیں گے۔
ترسیل زر کا پتہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث
ہند ۴۱۶۴ اردو بازار جامع مسجد دہلی

مولانا محمد ابدال قاسمی

صبر اور قوت برداشت

مشہور صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا شمار جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے۔ ازواج مطہرات کے بعد آپ وہ عورت ہیں جن کے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر استراحت فرمانے کی غرض سے جایا کرتے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا انتہائی خدمت و احترام کے ساتھ آپ کی خاطر تواضع کرتیں۔ آپ کے لئے بستر بچھاتیں، [illegible] اور [illegible]۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں۔

حضرت ام سلیمؓ کے پہلے شوہر مالک تھے۔ جو حالت کفر میں مر گئے۔ ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ۔ مالک کے چھوٹے بھائی تھے جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی شادی کی خواہش کے اظہار پر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تم سے میری شادی کیونکر ہو سکتی ہے، تم مشرک اور میں مسلمان ہوں۔ اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کمسن بچے تھے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے پھر خواہش کا اظہار کیا گیا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں اسلام کی دعوت دی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ایک لڑکے کا نام ابوعمیر تھا، جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لاتے تو ابوعمیر سے مزاح فرماتے تھے، ابوعمیر نے ایک ممولا پال رکھا تھا وہ مر گیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ابوعمیر کو مغموم دیکھا آپ کے استفسار پر حضرت ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ممولا مر گیا۔ آپ نے ابوعمیر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے ابوعمیر تمہارے ممولے نے کیا کیا؟ یعنی تمہارا ممولا کیا ہوا؟

یہ ابوعمیر چند دنوں سے بیمار تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر تشریف لے گئے تھے اور روزہ سے تھے۔ اسی درمیان ابوعمیر کا انتقال ہو گیا۔ حضرت ام سلیمؓ نے گھر والوں سے کہا کہ ابوطلحہ کو اس حادثہ کی اطلاع نہ دیں، یہ واقعہ [illegible] شان آپ ہے۔ یہ آپ کی دانشمندی اور صبر و استقلال کی ایک بہترین دلیل اور ثبوت ہے کہ آپ نے اس خیال سے کہ شوہر حضرت طلحہ روزہ کی حالت میں اس سانحہ جانکاہ کی خبر سن کر انھیں روزہ افطار کرنا مشکل ہو جائے گا۔

شام کو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بچہ کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ نے جواب دیا کہ بچہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے، یہ کہہ کر کھانا لا کر رکھا۔ شوہر اطمینان سے کھانا کھا چکے تو بیوی نے پہلے سے زیادہ ان کی دلداری کی، بن سنور کر آئیں اور شوہر کے پاس لیٹ گئیں۔ جب صبح ہوئی تو نیک بیوی نے حکیمانہ انداز میں پوچھا اگر کوئی شخص عاریۃً کوئی چیز دے اور پھر واپس مانگے تو کیا اس کو حق ہے کہ وہ اس چیز کو روک لے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اس کو کیسے حق ہے۔

حضرت ام سلیم نے فرمایا تو بیٹا بھی خدا تعالیٰ کی امانت تھا، اس نے واپس لے لیا۔ اب بیٹے پر صبر کیجئے۔

حضرت ابوطلحہؓ اسی وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے حضرت ام سلیمؓ کے اس عمل کو بہت پسند فرمایا اور ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت ام سلیمؓ کا یہ عمل پسند کیا، اور اس قوت برداشت اور صبر کے بدلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایک اور فرزند عبداللہ بن ابوطلحہؓ کی صورت میں عطا فرمایا۔ جس وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سارا واقعہ بیان فرمایا تھا آپ نے دعا فرمائی، اس خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری امت میں بھی ایسی صابرہ عورت پیدا فرمائی جیسی بنی اسرائیل میں تھی۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ بنی اسرائیل کی صابرہ عورت کا کیا واقعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جس کا شوہر زندہ تھا، اور اسی شوہر سے اس عورت کے دو لڑکے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے اس شوہر نے کچھ لوگوں کی دعوت کا انتظام کیا، اور اپنی بیوی سے کھانا تیار کرنے کے لئے کہا۔ بیوی کھانا تیار کرنے میں لگ گئی۔ چنانچہ مہمان لوگ آئے اور کھانے لگے، [illegible] تھے۔ ٹھیک اسی وقت جبکہ اس کا شوہر مہمان کی تواضع میں مصروف تھا، اس کے دونوں بچے کھیلتے کھیلتے کنویں میں گر گئے اور مر گئے۔ اس صابرہ عورت نے دونوں بچوں کی لاش کو نکال کر گھر ہی میں ایک جگہ لپیٹ کر رکھ دیا۔ اس عورت کو یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ وہ شوہر کو اس حادثہ کی اطلاع دے کر مہمانوں کے مزے کو خراب کر دے۔

جب سارے مہمان رخصت ہو کر چلے گئے تو اس کا شوہر گھر آیا اور پوچھا کہ میرے بیٹے کہاں ہیں؟ اس عورت نے جواب دیا کہ گھر میں ہیں، اس وقت اس عورت نے خوشبو بھی لگا رکھی تھی، تاکہ اس کا شوہر اس کی طرف متوجہ ہو جائے، وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس حادثہ کی اچانک اطلاع دے کر صدمہ پہنچائے اور اس قدر زبردست صدمہ کے باوجود محض شوہر کی محبت میں اپنا غم چھپا کر اس کو صدمہ سے بچانا چاہتی تھی۔

غرض اس نے خوب سنگار اور دلداری کی تھی، اور شوہر کو اپنی طرف متوجہ کیا، چنانچہ وہ شوہر اس کے پاس لیٹ گیا۔ بعد آرام و استراحت کے باپ نے اپنے بچوں کو پوچھا، بیوی نے جواب دیا وہ گھر میں ہیں، اس پر باپ نے دونوں بچوں کو پکارا تو اچانک وہ دونوں لڑکے دوڑتے ہوئے زندہ ہو کر کھیلتے ہوئے آ گئے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت کا کرشمہ دیکھ کر وہ عورت دنگ رہ گئی اور پکار اٹھی سبحان اللہ، خدا کی قسم یہ دونوں مر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے صبر کے بدلے میں ان کو دوبارہ زندہ فرما دیا۔

کاش ہم بھی روزمرہ کی معاشرتی اور سماجی زندگی میں ان عظیم خواتین کا اتباع کریں۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کسی بندہ کا بچہ مرجاتا ہے، تو خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچہ کی جان قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ تو میرے بندے نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر کی تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی شریف)

دوسری جگہ ارشاد ہے مومن کا معاملہ بھی خوب ہے، وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے خیر ہی کماتا ہے، اگر وہ دکھ بیماری اور تنگ دستی سے دوچار ہوتا ہے تو سکون کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔ اور یہ آزمائش اس کے حق میں خیر ثابت ہوتی ہے اور اگر اس کو خوشی اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے، تو شکر ادا کرتا ہے۔ اور خوشحالی خیر کا سبب بنتی ہے۔ (مسلم شریف)

رنج و غم اور مصیبت میں ہمیشہ انسان کو ثابت قدم رہنا چاہیے۔ اور ہمیشہ یہ خیال مد نظر رکھنا چاہیے کہ اس کی عزت، ہماری بھلائی اسی میں ہے کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے، صبر کے دامن کو کسی حال میں بھی ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے۔

اطلاع

دیر سے ملی اطلاع کے مطابق نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جا رہی ہے کہ ۲۰ / شوال المکرم ۱۴۰۳ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۸۳ء کو جناب رمضان عرف لالہ استاد صاحب اپنے وطن سنگم نگر میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم پنجوقتہ صوم و صلوٰۃ کے بے حد پابند تھے نیز نہایت ہی فیاض بھی تھے۔ آپ کے در سے کوئی سائل خالی ہاتھ واپس نہیں آتا تھا۔ اتفاق سے [illegible] پیسہ نہ ہونے پر دوسرے سے قرض لیکر فوراً سائل کی ضرورت پوری کرتے تھے۔ علماء کرام سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے موصوف کو مسند و مسائل سے بڑی ہی عقیدت تھی۔

منجانب: اشرف جات اللہ مدرس
مدرسہ ریاض الاسلام بھیشم پتی سنگم نگر۔

ضروری اعلان

ناظرین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھال مندرجہ ذیل مقامات پر جمع کریں۔

دہلی۔ کشن گنج۔ حافظ محمد یحییٰ صاحب
بلیماران:۔ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب
پھاٹک حبش خاں:۔ حافظ نواب
بھائی و حافظ محمد یوسف صاحب
کھاری باولی:۔ حاجی محمد رفیق صاحب
جامع مسجد:۔ حاجی خواجہ محمد مسلم صاحب
کناٹ پلیس نئی دہلی:۔
نیو کشمیر آرٹ پلیس ۶۶ جن پتھ
سکندرآباد:۔
شمیم احمد ایڈوکیٹ
کانپور:۔ محمد الیاس صاحب ایڈوکیٹ
کشمیر سری نگر:۔ محمد شفیع ہارون صاحب
سونا آباد
جموں:۔ محمد شریف سراج صاحب
ایڈیٹر روزنامہ منزل جموں
اسلام:۔ آفس سکریٹری

مسائل عید الاضحیٰ و قربانی

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ بال کھر اور گوشت و خون سمیت لایا جائے گا اور اس کا وزن ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائے گا۔ (ترمذی و اصبہانی) قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی خدا تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ (ترمذی) اور قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے اللہ ایک نیکی عنایت فرماتا ہے اسی طرح اس کے اون کے بدلے بھی۔ (ابن ماجہ) قربانی کرنے والے کے تمام گناہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (بزار) آپ فرماتے ہیں۔ قربانی کے جانوروں کو خوب موٹا تازہ کیونکہ یہ تمہارے لئے پل صراط پر سواریاں بنیں گی (دیلمی) آپ نے قربانی کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ جو شخص قربانی کی طاقت رکھتا ہو اور پھر نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔

باوجود اس قدر تاکید ہونے کے پھر بھی بہت سے جاہل و بخیل بھائی ایسے بھی ہیں کہ قربانی کے وقت غربت ظاہر کرنے لگتے ہیں اور شادی بیاہ موت میت جیسی چیزوں کے خلاف شرع فضول رسموں اللہ کی راہوں میں اپنا سیکڑوں روپیہ بھیڑیوں کی طرح برباد کر کے اپنی نبی کے نافرمان اور خدا تعالیٰ کے نافرمان بنتے ہیں۔

قربانی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم صاحب زکوٰۃ ہوں جس کو خدا نے صرف اتنا دے رکھا ہو کہ وہ قربانی کا جانور خرید سکے اس کو چاہیئے کہ خود اپنی اور دوسرے کے قربانی کرائے کیا عجب ہے کہ آئندہ سال یہ مبارک عید کس کو نصیب ہو۔

مسائل قربانی

نماز عید پڑھ کر قربانی کرے اور اپنے ایک گوشت کھائے (مسلم)

گائے بھینس میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ (نسائی)

ایک بکرا یا بھیڑ وغیرہ ایک آدمی کی طرف سے اور پورے گھر کی طرف سے کافی ہے۔ اگرچہ اس کی طرف زیادہ ہوں [illegible] یہ اور کی صورت ہے۔ اور جتنا خرچ کرے اور زیادہ قربانی کی جائے گی اسی قدر زیادہ ثواب پائے گا۔

قربانی کا گوشت خود کھائے اور دوست احباب کنبہ قبیلہ غرباء و مساکین وغیرہ کو دے۔ اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کر سکتا ہے۔ (ابو داؤد) قربانی کا جانور دو دانت سے کم نہ ہو۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے لنگڑے اور عیب دار جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے اور ترمذی شریف میں حدیث وارد ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ چار قسم کے جانوروں کی قربانی منع ہے۔ ایسا اندھا جانور جس کا اندھا پن ظاہر ہو۔

کمزور یا لاغر ہو۔ [illegible] چار جانوروں میں لنگڑا سب پر ظاہر ہو۔ وہ بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو اور وہ لنگڑا جانور جس کو دیکھ کر کوئی لنگڑا کہہ سکے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے۔ وہ جانور جس کا کان سوراخ کیا ہوا ہو یا اسی طرح وہ جانور جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا اس کے کان میں سوراخ ہو یہ بھی ناجائز ہے۔ (ترمذی)

جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک نہ تو سر منڈائے نہ بال ترشوائے نہ ناخن کٹوائے اور نہ جسم کے کسی اور حصہ کے بال لے۔ (ابو داؤد)

نو ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ کی شام تک تکبیرات بکثرت کہیں۔ مستحب [illegible]

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (مسلم)

قربانی چار دن تک کی جا سکتی ہے۔ [illegible] ذی الحجہ تک مسنون ہے جیسا کہ [illegible] اپنی کتاب میں روایت نقل کرتے ہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ قربانی یوم النحر [illegible] کے بعد دو دن ہیں [illegible] ابن ابی حاتم، ترجمان القرآن، تفسیر ابن کثیر [illegible] مسند احمد [illegible] ج ۴ ص ۸۲)

قربانی کے جانور کو لٹا کر یہ دعا پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ

[illegible] جس کی طرف سے قربانی کرتا ہو اس کا نام لے۔ اور جانور کو تیز چھری سے بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر چھری سے جلدی جلدی ذبح کر ڈالے۔ (بخاری، مسلم، ابو داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑ سفید بڑے سینگوں والے خصی کرائے اور انہیں راہ خدا میں قربان کر کے کہا اے باری تعالیٰ تو اسے میری امت کے غریبوں کی طرف سے قبول فرما جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے۔ (ابو داؤد)

اور آپ نے فرمایا جس شخص کو قربانی کرنی ہو تو وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال ناخن [illegible]

دکھائے۔ نماز عید پڑھ کر کاٹے۔ باری تعالیٰ اسے پورے پورے قربانی کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ (ابو داؤد)

جسم قربانی کا حکم

قربانی کی کھال کو فروخت کر کے دام اپنے کام میں نہ لائے اگر ایسا کرے گا تو اس کی قربانی نہیں ہوگی (حاکم) اور قربانی کی کھال کو قصاب، مسجد، دائی وغیرہ کو اجرت میں نہ دے (ابو داؤد) بلکہ اسے خدا کی راہ میں خیرات کر دے۔ (بخاری)

عید کا دن

عید کے دن غسل کر کے صبح سویرے نہا دھو کر اور لباس پہن کر سنت کے مطابق میدان عید کی طرف آواز بلند تکبیریں پڑھتے ہوئے جائیں تکبیر کے الفاظ وہی ہیں جو پہلے لکھے جا چکے ہیں مردوں کو ریشمی لباس یا سونے کے بٹن یا ٹخنوں سے نیچے پاجامہ یا لنگی پہننا حرام ہے۔ اور عورتوں کو باریک لباس پہن کر خوشبو لگا کر زیب و زینت کے ساتھ عید کی نماز کے لئے آنا حرام ہے۔ جس راستے سے عید گاہ جائیں واپسی دوسرے [illegible] بدل کر مسنون ہے۔ (بخاری)

نماز عید کی جگہ

[illegible] عید کی نماز میدان میں ادا کرنی چاہیئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible] کی طرف نکلنا سنت ہے۔ (ترمذی) اور [illegible] مسجد نبوی میں بھی نماز عید ادا کرتے ہیں [illegible] حضرت ام عطیہ کا بیان ہے [illegible] کی وہ عورتیں جو [illegible] عید گاہ میں جا کر [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] عید گاہ جاتی تھیں [illegible] اور دعا میں شریک ہوں لیکن حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں [illegible] چادر وغیرہ ہو تو اپنی سہیلی کی چادر وغیرہ میں پردہ کے ساتھ جائیں۔ [illegible] عورتیں میدان عید میں جہاں [illegible] اور دنیا کی باتوں میں وقت برباد کریں [illegible] وقت عبادت اور قربت الٰہی [illegible] کے ساتھ تکبیر [illegible] کر بیٹھیں۔

قابل مطالعہ کتابیں

(۱) تاریخ اہلحدیث :- از حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مجلد آفسیٹ قیمت [illegible] روپے

(۲) الحیاۃ بعد المماۃ :- سوانح حیات میاں نذیر حسین محدث دہلوی قیمت [illegible] روپے

(۳) الداء والدواء :- نواب صدیق حسن خان کی معرکۃ الآرا تصنیف قیمت [illegible] روپے

(۴) الجمال والکمال :- [illegible] آفسیٹ قیمت [illegible] روپے

(۵) مومن کی معراج :- [illegible] قیمت [illegible] روپے

(۶) معراج النبی :- [illegible] کے مقالات کا مجموعہ قیمت [illegible] روپے

ان کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں ہر وقت مل سکتی ہیں۔

مکتبۃ التوحید [illegible] [illegible]

دار القرآن کی خصوصیات

(۱) [illegible] صاحب کا ترجمہ [illegible] قیمت [illegible]
(۲) [illegible] اہلحدیث اور حضرت مولانا [illegible] تصنیف [illegible]
[illegible] کر حالات حاصل کیجئے۔

ڈیل اینڈ کو کا نیو بری مرچ تیل [illegible]

صحت کے خوبصورت پیکنگ میں [illegible] ایک بار استعمال کرنے کے بعد یقیناً آپ کو خوشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ :- دار القرآن [illegible] ضلع [illegible]

D (O) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مکتبہ ترجمان کی دینی و علمی کتابیں (ڈاک خرچ بذمہ خریدار)

مختصر [illegible] مکمل سیٹ	۷۵/-
صحیح بخاری	۲۹۵/-
ترجمان القرآن اول دوم	۱۳۵/-
تاریخ اسلام مکمل سیٹ	۱۳۰/-
[illegible]	۸۰/۰
[illegible]	۱۸/۰
ترجمہ قرآن تیس پارہ	۸۵/-
پارہ عم	۲۵/-
[illegible]	۳۰/۰
[illegible]	۵/۵۰
[illegible]	۵/-
[illegible]	۳/-
[illegible]	۵/۵۰
[illegible] حدیث اول	۹/۵۰
دوم	۱۸/-
قرآن [illegible] جلد اول	۶/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان	۱/۵۰
دستور [illegible] جلد	۱۲/۰
[illegible]	۱۰/۰
قاعدہ [illegible] اسلام اول	۱/۲۰
دوم	۲/-
سوم	۳/-
چہارم	۳/۲۵
پنجم	۵/-
اسلامی [illegible] اول	۱/۵۰
دوم	۲/-
سوم	۲/۵۰
[illegible] اول	۱/۵۰
دوم	۲/-
سوم	۲/۵۰
[illegible] اول	۱/۵۰
دوم	۳/
سوم	۳/۵۰
[illegible] و الدین [illegible] اسلام	۳/-

تاریخ اہل حدیث	۳۰/-
زلزلۂ قیامت	۳/۵۰

مولانا وحید الدین کے قلم سے

دین کیا ہے	۳/۰
تعمیر ملت	۳/-
ظہور اسلام	۲۵/-
تاریخ کا سبق	۳/-
مذہب اور سائنس	۵/-
تعارف اسلام	۳/۵۰
تجدید دین	۳/۵۰
الاسلام	۳۰/-
مذہب اور جدید چیلنج	۲۵/-
اسلام دین فطرت	۳/۵۰
[illegible]	۱/۰
حسن بصری	۱/۰
ایمان اور ایمانیات	۳/-
حب رسول کے مظاہرے	۷۵ پیسے
دینی تحریکوں میں بناؤ بگاڑ کا مفہوم	۵/-
اسلامی پاکٹ بک	۱/۵۰
اسلام اور اہل حدیث	۱/۰
[illegible] ثواب	۲/۰

مولانا آزاد کی تصانیف

مضامین الہلال	۶/-
تبرکات آزاد	۲/۵۰
قول فیصل	۴/۵۰
انسانیت موت کے دروازے پر	۶/-
سامان خیال	
غبار خاطر	
خطبات [illegible]	
[illegible] کا مسئلہ	۳/۵
اسلامی دعوت	۳/۵۰
قرآن کا مطلوب انسان	۵/۵۰
واحد طریق عمل	۳/۵۰
جماعت اسلامی کے [illegible] کا خلاصہ	۱۲/-

العلم والعلماء	۳/۵۰
صلوٰۃ الرسول	۱۵/۰
تقلید و [illegible]	۳/۵۰
انکار حدیث حق یا باطل	۳/۰
تصوف کی حقیقت	۳/۰
[illegible] الحدیث	
[illegible]	۱/-
[illegible]	۲/-
تفسیر ابن کثیر جلد اول	۱۲/-
[illegible]	۳/۵۰
الوصیۃ الصغریٰ	۱/-

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

سیاست الٰہیہ	۱۲/۵۰
[illegible] عقیدہ	۱۰/-
آثار سلف اور اتباع سنت	۶/-
اصول تفسیر	۵/-
شرک کیا ہے؟	۳/-
اتباع رسول	۳/-
[illegible] الیقین	۱/۵۰
[illegible]	۲/۰
مناظرہ ابن تیمیہ	۲/۵۰
[illegible]	۹۰/۰

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب

توحید کیا ہے؟	۲/۵۰
فضائل قرآن	۲/۵۰
ہدایت و ضلالت	۲/-
مشرک کون؟	۲/۰
[illegible]	۲/۰
اسلامی نظام حکومت [illegible]	۲/-
[illegible]	۱/-

[illegible]	۲/۵۰
ہندوستان میں اشاعت اسلام	۱/۲۵
[illegible]	۸/-
حج مسنون	۳/-
[illegible]	۱/-
التوحید	۲/۵۰
پانچ مقالے	۵/۰
ایمان	۳/-
حزب اللہ	۶/-
تاریخ ادب عربی	۱۰/-
آئینہ اسلام	۲/۵۰
قرآن [illegible]	۳۰/-
قرآن اور [illegible]	۲/۵۰
[illegible]	۳۰/-
چالیس حدیث [illegible]	۱۰/-
[illegible]	۳۰/-
تعلیم و تربیت — عبدالرحمن شاد	۹/۰
اسلامی عقائد اور شریعت [illegible]	۵/۰
عائلی معاشرہ [illegible]	۵/۵۰
اقبال اور [illegible]	۵/۰
قانون الٰہی [illegible]	۲/۵۰
سائنس میں مسلمانوں کی خدمات [illegible]	۳/۵۰
[illegible]	۱/۲۵
[illegible]	۲/۵۰
[illegible]	۲/-
[illegible]	۱/۲۵
علوم القرآن [illegible] صالح	۲۵/-
علوم الحدیث	۳۰/-

زیر طبع

[illegible]

[illegible]

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی ۶

[illegible]